سلسلۂ مطبوعاتِ مرکزِ تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری — ۷

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نظامِ عدل کا نفاذ

مُشکلات

اُن کا حل

الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور

تالیف

مولانا سید محمد متین ہاشمی

ریسرچ ایڈوائزر

مرکزِ تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

نسبت روڈ ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد

مغرب کا نظام عدل کوئی سو ڈیڑھ سو برس سے ہمارے ہاں نافذ ہے اور اس سے مانوسیت اتنی بڑھ چکی ہے کہ اسلامی نظام عدل کا ذکر آتے ہی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس تبدیلی کی ضرورت کیا ہے؟ مغرب کے نظام عدل میں جو خرابیاں دکھائی دے رہی ہیں کیوں نہ بعض عملی اقدامات کے ذریعہ انہیں دور کر دیا جائے؟ اس نقطہ نظر کے پیچھے ایک پیچیدہ نفسیات کارفرما ہے اور اسے سمجھے بغیر مسئلے کے حل کی طرف کوئی قدم اٹھانا تو درکنار ہم اس مسئلے کی نوعیت تک کو نہیں پہنچ سکتے۔

دنیا بھر میں انقلاب اور تبدیلی کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ لوگ کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس کریں اور ظاہر ہے کہ تبدیلی کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب موجود صورت حال میں کسی کمی یا کسی بنیادی خامی کا احساس ہو مغرب کے نظام نے ہمیں سب سے پہلے موجود صورت حال سے مطمئن رہنا سکھایا ہے۔ انسانی نفسیات میں "قدر اعلیٰ" کی طرف جو فطری میلان ہوتا ہے یہ نظام اسے تدریجاً اور منظم طور پر مٹاتا ہے اور اس کی سمت کو بدل کر اسے معاشی مسابقت کا رنگ دیتا ہے چنانچہ اگر ہم میں سے کچھ لوگ اس کا احساس بھی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں کہ اسلام کا نظام عدل ایک بہتر اور ارفع نظام ہے جب بھی یہ خیال ان کے کسی عملی اقدام کی بنیاد نہیں بن سکتا اس لیے کہ عام طور پر ان کا یہ خیال ہے کہ موجودہ نظام اول تو اسلام کے نظامِ عدل سے متصادم نہیں ہے اور اگر کہیں جزوی طور پر تصادم موجود بھی ہے تو اسے تراہیم کے ذریعہ دُور کیا جا سکتا ہے۔ اس فکر کے پیچھے دو مغالطے کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک منطقی اور دوسرا علمی ہے۔

منطقی مغالطہ

منطقی مغالطہ یہ ہے کہ اگر کوئی شے کسی دوسری شے سے متصادم نہیں ہے تو وہ اس شے کا بدل بن سکتی ہے حالانکہ کسی شے کا کسی دوسری شے سے متصادم نہ ہونا یہ ثابت نہیں کرتا کہ شے ثانی شے اول کا بدل بھی بن سکتی ہے۔ کیونکہ ایک شے متصادم نہ ہونے کے باوصف ناکافی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعض پہلوؤں پر غیر ضروری زور ہو سکتا ہے، اہم پہلو نظرانداز ہو سکتے ہیں چنانچہ مغرب کا نظامِ عدل ان معنوں میں اسلام کے نظامِ عدل کا بدل نہیں بن سکتا۔ لیکن ہم اس امر کو اس کے پورے سیاق وسباق میں اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک ہم اس علمی مغالطے کو نہ سمجھ لیں جو درحقیقت اس پورے فساد کی جڑ ہے۔

علمی مغالطہ

مغرب اور اسلام کے نظامہائے عدل میں فرق جزوی اور ثانوی حیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نہیں ہے۔ یہ فرق حتمی، اساسی اور فیصلہ کن ہے وہ اس طرح کہ دنیا کے ہر نظام اور ہر ادارے کی بنیاد اس چیز پر ہوتی ہے کہ کسی خاص نظام کے پیچھے کونسا تصوّرِ انسان کارفرما ہے۔ اسلام کا تصوّرِ انسان تو واضح ہے کہ انسان خلیفۃ اللہ فی الارض ہے چنانچہ جو چیز بھی انسان میں خلافت الٰہیہ کے عنصر کو مٹاتی ہے وہ اسے انسان کی تعریف سے بھی خارج کر دیتی ہے چاہے اس کی شکل و صورت اور ہاتھ پاؤں وہی رہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام کے نظامِ عدل میں شہادت کے سلسلے میں خصوصاً بعض ایسی بنیادی شرائط رکھی گئی ہیں جن کے بغیر انسانی حیثیت قائم ہی نہیں ہوتی اس کے برعکس مغرب کے پورے نظام کے پیچھے جو تصوّرِ انسان کام کر رہا ہے وہ یونان سے آیا ہے اور جسے ارسطو نے سماجی حیوان SOCIAL ANIMAL کہہ کر بیان کیا ہے اب ظاہر ہے کہ جو نظام سماجی حیوان اور اس کی ضرورتوں کے مطابق وضع کیا گیا ہے وہ اپنے اس دائرہ کار میں تو شاید کسی حد تک کفایت کرے جو اس تصوّر سے مطابقت رکھتا ہے لیکن ایک ایسے معاشرے میں جہاں انسان کا بنیادی تصوّر ہی خلیفۃ اللہ فی الارض ہے یہ تصوّر اور کچھ نہ سہی تو ناکافی ضرور ہے۔

بنیادی فرق

مغرب میں نظامِ عدل کے پیچھے انسان کی بنیادی تعریف حیاتیاتی ہے یعنی جس مخلوق کو سائنسی زبان میں انسان قرار دیا جا سکے وہ قانون کے لیے کافی ہے اس کے برعکس اسلام کا تصوّرِ انسان قدری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس میں انسانیت کا قدری پہلو پایا جاتا ہے تو پھر اسے انسان گنا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا ورنہ قرآن کی اصطلاح میں اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں) کا مصداق ہے۔

یہ ہے وہ بنیادی فرق جو اس سارے مسئلہ کی جڑ ہے۔

ایک اور بات ایسی ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ مسلم معاشرے میں جب تک اسلامی قوانین نافذ رہے قانون کی خلاف ورزی کم سے کم ہوتی تھی اور جب اسی معاشرے میں مغربی قوانین نافذ کیے گئے تو قانون کی خلاف ورزی بہت بڑھ گئی۔ اس کا اندازہ چودہ سو برس کی شرح جرائم اور سوڈیڑھ سو برس کی شرح جرائم سے بہ آسانی لگایا جا سکتا ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر قانون کے پس پردہ تصوّر انسان کے علاوہ اس قانون کے تحت زندگی گذارنے والوں کا مذہبی شعور کارفرما ہوتا ہے کیونکہ ملک کی سب سے بڑی عدالت کے فیصلہ کی بابت اگر کسی کم سے کم درجے کا تصوّر عصمت اور تصوّر طہارت نہ ہو تو قانون مؤثر ثابت نہیں ہو سکتا اور ظاہر ہے کہ یہ تصوّر عصمت و طہارت مذہب ہی سے میسر آ سکتا ہے لہٰذا جب مغربی نظامِ عدل مسلم معاشرے میں نافذ ہوا تو چونکہ وہ نظام معاشرے کے مذہبی شعور اور مذہبی رجحانات سے مطابقت نہیں رکھتا تھا اس لیے معاشرے کے باطن نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا جس کے نتیجے میں ذہنی بغاوت پیدا ہوئی اور جرائم کا ارتکاب بڑھ گیا۔

مغربی اور اسلامی نظامِ عدل کے بارے میں گفتگو کرتے وقت یہ امر بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ عدلیہ ہی اصل میں وہ چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو معاشرے کے اعمال و افعال کو مخصوص خطوط پر استوار کرتی ہے۔ اسی لیے ہر ملک کا نظامِ عدل اس ملک کے اساسی نظریات و معتقدات کا عکاس ہوتا ہے اور اس حوالے سے صرف اسی ملک کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ اگر اس اصول کو مدِّنظر نہ رکھا جائے تو ملک کے باشندے اس نظامِ عدل سے نہ صرف یہ کہ ناواقف رہتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کی زندگی اس نظامِ عدل سے متصادم ہو جاتی ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے ملک کی بنیاد اسلام ہے اور ملک میں کم و بیش برطانوی قوانین نافذ ہیں حالانکہ برطانوی نظامِ حیات کی اساسیات دوسری ہیں اور اسلامی نظامِ حیات کی دوسری جس کا ثبوت یہ ہے کہ بہت سے ایسے جرائم ہیں جو برطانوی قانون کی رُو سے جرم ہی نہیں شمار کیے جاتے بلکہ بعض اوقات انہیں قانونی تحفظ بھی حاصل ہوتا ہے مثلاً کلب میں جوا کھیلنا یا شراب نوشی یا زنا بالرضا جبکہ اسلامی نظامِ عدل میں ان میں سے بعض جرائم کی سزا موت اور بعض کی کوڑے ہیں۔

طرزِ عمل اور فطرت

مغربی اور اسلامی نظامِ عدل پر غور کرتے وقت یہ بات بھی پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ مغربی قانون کا ارتقا استقرائی منطق INDUCTIVE LOGIC پر ہوتا ہے جسے اگر شماریات کہہ دیا جائے تو غلط نہ ہوگا یعنی وہاں قوانین ہزار دو ہزار لاکھ دو لاکھ انسانوں کے طرزِ عمل کو دیکھ کر وضع کر دیئے جاتے ہیں لیکن استقرا یا شماریات میں غلطی کا امکان ہے جبکہ اسلامی نظامِ عدل کی اساس انسانی فطرت پر ہے۔ اسی وجہ سے مغربی قوانین میں تبدیلی ہوتی رہتی کیونکہ انسانی طرزِ عمل متبدل و متغیر ہے جبکہ اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام عدل میں تبدیلی نہیں ہوتی اس لیے کہ انسانی فطرت ہی میں تبدیلی ممکن نہیں۔

دوسری بات یہ کہ وہ نظامِ عدل جو کسی خاص طرزِ عمل (BEHAVIOR) کے انسانوں کے لئے وضع کیا گیا ہو عالمگیر نہیں ہوسکتا جبکہ وہ نظامِ عدل جو فطرتِ انسانی پر مبنی ہو عالمگیر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اسلامی نظامِ عدل کو مغرب میں نافذ کیا جائے تو وہاں یہ کامیاب ہوسکتا ہے کیونکہ بہرحال وہاں انسان بستے ہیں لیکن مغرب کا نظامِ عدل پاکستان میں کامیاب نہیں ہوسکتا اسلئے کہ مغربی باشندوں کے طرزِ عمل اور پاکستانیوں کے طرزِ عمل میں اختلاف ہے۔

مختصر یہ کہ ہمیں آخر کار پاکستان میں مکمل اسلامی نظامِ عدل نافذ کرنا ہوگا ورنہ ہمارا معاشرتی ارتقاء ہرگز اسلامی نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نظامِ عدل کی چند امتیازی خصوصیات

اسلامی نظام عدل کو جو چیز دیگر نظامہائے عدل سے ممتاز کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ:

(۱) معاشرہ پر غلبہ

دیگر نظامہائے عدل (وضعی قوانین) کو سوسائٹی کے افراد اپنے احوال وظروف اور اپنی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر تیار کرتے ہیں۔ جبکہ اسلام کا نظام عدل خود معاشرے کو اپنے خطوط اور اپنی اساسیات کے مطابق ڈھالتا ہے بصورت اوّل سوسائٹی آگے آگے ہوتی ہے اور قانون اس کے پیچھے پیچھے جبکہ اسلامی نظام عدل آگے ہوتا ہے اور معاشرے کو اس کے پیچھے چلنا پڑتا ہے۔

(۲) صفت دوام

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی نظام عدل وحی الٰہی پر مبنی ہے۔ یعنی اس کا صانع اور نازل کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جبکہ وضعی قوانین انسانی ذہن کے زائیدہ ہیں اور چونکہ انسان خطا ونسیان سے مرکب ہے اس لیے انسان کے وضع کردہ قوانین میں فطری طور پر وہ ضعف عجز، کم فہمی نتائج سے عدم واقفیت مستقبل سے بے خبری پائی جاتی ہے جو اس کی سرشت میں داخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قانون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلتے ہی اس میں ترامیم شروع ہو جاتی ہیں اگر اس اعتبار سے دیکھیں تو وضعی قوانین ہمیشہ ناقص اور قابل اصلاح رہتے ہیں اس کے برخلاف اسلامی قوانین چونکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ہیں ایک ایسے رب کے جو علیم و خبیر ہے جس کے سامنے ازل اور ابد سب کھلے ہوئے ہیں جو مستقبل کے تمام انقلابات سے آگاہ ہے اور جس کا علم ہر شے کو محیط ہے اس لیے اس میں نقص کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور وہ اساسی طور پر ہر تغیر اور تبدیلی سے بے نیاز ہے لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ اسلامی نظام عدل اپنے اندر صفت دوام رکھتا ہے۔

مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیں۔

(الف) قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (فاطر: ۱۸)

ترجمہ: کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

یعنی جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے سزا اسی کو ملے گی یہ نہیں ہو سکتا کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔

(ب) یا ارشاد باری ہے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ (البقرہ: ۲۸۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بھی نفس پر اتنی ہی کلفت ڈالتا ہے جتنی کہ وہ برداشت کر سکے۔

اس آیت سے یہ اصول مستنبط ہوا کہ شرعی احکام میں ایسے احکام نہیں ہیں جو انسان کے بس سے باہر ہوں۔

(ج) یا ارشاد ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ۔ (النحل : ۹۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف اور احسان اور رشتہ داروں کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور فحش باتوں ناجائز کاموں اور سرکشی اختیار کرنے سے منع کرتا ہے۔

(د) یا فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ (النساء : ۵۸)

ترجمہ: اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کو سپرد کرنا اور اور جب تمہیں لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرنا پڑے تو انصاف سے فیصلہ کرنا۔

(ہ) ایک مقام پر حکم فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ۔ (النساء : ۱۳۵)

ترجمہ: اے ایماندار بندو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ سے ڈرتے ہوئے گواہی دو اگرچہ وہ گواہی خود تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو یا تمہارے والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف ہو۔

(و) سورۂ مائدہ میں ارشاد ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (المائدہ: ۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے میں مستعد رہو اور ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی عداوت تم سے گواہی دینے میں بے انصافی کرائے انصاف کرو کہ انصاف ہی پرہیزگاری تک پہنچنے کا قریب ترین راستہ ہے اور اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔

ان آیات کو نازل ہوئے آج چودہ سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا مسلمان تو مسلمان غیر مسلم مفکرین و مقننین کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ یہ ثابت کر دیں کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود قانون سازی کی ان اساسیات میں معمولی سا نقص معمولی سی کھنگی اور خفیف سی کجی پیدا ہوئی ہے؟ ہرگز نہیں۔ قانون سازی کی یہ بنیادیں انقلاب ایام سے قطعاً بے نیاز ہیں۔

(۳) مساوات

اسلامی نظام عدل کی اہم ترین امتیازی خصوصیت اس کا عطا کردہ تصور مساوات ہے یعنی قانون اسلامی کے آگے امیر، غریب، بادشاہ، فقیر محکوم، حکمران برابر ہیں حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یا اپنے اہل خاندان کے لیے بھی کسی قسم کا استثناء گوارا نہ فرمایا اور غزوہ بدر کے موقع پر جب آپؐ کی چھڑی حضرت سوادؓ کے پیٹ میں لگ گئی اور انہوں نے قصاص کا مطالبہ کیا تو سید الکونین امام المرسلین بدر کے سپہ سالار صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بطن مبارک سے کپڑا ہٹا کر کھڑے ہو گئے۔ چھڑی سوید کے ہاتھ میں تھما دی اور انہیں بطیب خاطر اجازت دی کہ وہ بدلہ لے لیں۔ اسلام کے نظام عدل میں جب شارعؑ اسلام اپنی ذات گرامی کو انتقام کے لیے پیش کر سکتے ہیں تو پھر کون ایسا ہے جو خود کو قانون سے بالاتر سمجھے؟

آج تو دنیا بہت ترقی کر چکی ہے قانون و شروح قانون کی لاکھوں کروڑوں کتابیں تیار ہو چکی ہیں لیکن مغربی نظام عدل کی رُو سے بادشاہ کو ایک عام شہری عدالت میں طلب نہیں کر سکتا اور عام عدالتیں وزیر اعظم پر مقدمہ نہیں چلا سکتیں اس لیے کہ "بادشاہ سے تو غلطی کا صدور ہی ممکن نہیں" مگر قرآن کریم چودہ سو برس سے اعلان کر رہا ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ (الحجرات: ۱۳)

ترجمہ: اے انسانو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے درمیان شاخیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تو وہی زیادہ عزت والا ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنیوالا ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جب مخزومیہ عورت نے چوری کی اور قریش نے محسوس کیا کہ اگر اس کا ہاتھ چوری کے مقدمے میں کاٹ دیا جائے گا تو قبیلہ قریش کی بے عزتی ہو گی اور انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش کرنے کے لیے بھیجا تو جواب ملا۔

اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ
فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا
عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا ـ۱

ترجمہ: کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں مجھ سے سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگو! تم سے پہلے کی قومیں اسی لیے گمراہ ہوگئیں کہ ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور شخص اس جرم کا ارتکاب کرتا تو اس پر حدیں جاری کرتے اور خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو محمدؐ ضرور بالضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔

کیا اس مساوات کی نظیر تاریخ عالم میں مل سکتی ہے؟۔

۴۔ خوفِ خدا اور تصورِ آخرت

اسلامی نظام عدل کی ایک اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ معاشرے کی تربیت خوفِ خدا اور تصورِ آخرت کی بنیاد پر کرتا ہے۔ کیونکہ اگر انسان پر بظاہر بہت سی پابندیاں عائد کر دی جائیں اور اسکے باطن کو نہ بدلا جائے تو عقل حیلہ ساز بیشمار راستے نکال لیتی ہے۔ اسلام درحقیقت اپنے معاشرے کو اندر سے بدلتا ہے

---

۱ بخاری ۲: ۱۰۰۳، طبع دہلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ قانون شکنی اور سرکشی کا موقع ہی نہ آئے۔ اس اندرونی تبدیلی کے لیے اسلام سب سے زیادہ خوفِ خدا اور تصوّرِ آخرت پر زور دیتا ہے اسی لیے قرآن کریم کی ابتداء کرتے ہی اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔

ترجمہ: اس کتاب میں کسی کو شک وشبے کی گنجائش نہیں ہے یہ کتاب ہدایت ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔

پھر کہا گیا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ۔ (زلزال: ۹)

ترجمہ: کہ جس نے بھی ایک ذرّے برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کے ثمرات قیامت کے دن دیکھ لے گا اور جس نے بھی ایک ذرّے برابر برائی کی ہوگی وہ اس کے نتائج قیامت کے دن بھگت لے گا۔

قیامت کا دن کیسا ہوگا کہ۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ۔ (عبس: ۳۷)

ترجمہ: جس روز انسان بھاگنے لگیں گے اپنے بھائی سے اور اپنی ماں باپ بیوی اور بیٹے سے اس وقت ان میں سے ہر شخص کو اپنی ہی پڑی رہے گی اور وہ دوسروں سے بے توجہ ہوں گے۔

پھر ارشاد ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ۔ (الطارق: ۹، ۱۰)

ترجمہ: جس روز سب راز فاش ہو جائیں گے تو اس وقت انسان کو نہ خود قوت ہوگی نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔

قرآن کریم میں یہ اور اس طرح کی سینکڑوں آیات اور ان کے علاوہ احادیث درحقیقت انسان کے باطن کو بدلنے والی اور اسے خوف خدا اور تصور آخرت سے وابستہ رکھنے والی ہیں۔ اسی تربیت اور تعلیم کا نتیجہ تھا کہ جب ایک ماں اپنی بچی سے دودھ میں پانی ملانے کو کہہ رہی تھی تو بچی نے جواب دیا کہ حضرت عمرؓ نے منع فرمایا ہے اور جب ماں نے یہ کہا کہ کیا عمرؓ دودھ میں پانی ملاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں؟ تو بچی جھٹ بول اٹھی ماں! عمرؓ تو نہیں لیکن عمرؓ کا خدا دیکھ رہا ہے اسی طرح کے واقعات حضرت ماعزؓ اسلمی اور غامدیہؓ کے ہیں اگر ماعزؓ اسلمی اور غامدیہ دربار نبوت میں حاضر ہو کر بار بار اعتراف زنا نہ کرتے تو کون انہیں سزا دیتا؟ واقعات زنا کا کوئی گواہ بھی نہیں تھا۔ مگر چونکہ باطن بدل چکا تھا اور ان حضرات نے یہ محسوس کیا کہ ہم سے گناہ سرزد ہو گیا ہے جسے اگرچہ ہم خلق کی نگاہوں سے چھپا سکتے ہیں تاہم خالق کی نگاہوں سے نہیں چھپا سکتے اس لیے دربار رسالت میں حاضر ہو کر پکار اٹھے طھرنی یا رسول اللہ اے خدا کے رسولؐ ہمیں پاک کر دیجیے۔ ماعزؓ اور غامدیہؓ جانتے تھے کہ ہمیں سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے گا جان کس کو پیاری نہیں ہوتی لیکن آخرت کا تصور اور رب کے حضور جوابدہی کا خوف تھا جو کشاں کشاں انہیں مقتل میں لے آیا۔

یہی ہے وہ بنیاد جس پر اسلامی نظام عدل معاشرے کی تنظیم و تربیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ کیا دنیا کا ترقی یافتہ سے ترقی یافتہ نظام عدل اس طرح کی ایک مثال بھی پیش کر سکتا ہے۔ اس مقام پر اگر آپ مجھے ایک طبی اصطلاح استعمال کرنے کی اجازت دیں تو میں عرض کروں گا کہ اسلامی نظام عدل کی دیگر بنیادوں میں سے ایک بنیاد (PREVENTION IS BETTER THAN CURE) ہے کہ ماحول ایسا بنا دیا جائے احوال اس طرح تبدیل کر دیئے جائیں طبائع میں اس نوع کا انقلاب برپا کر دیا جائے کہ انسان خود بخود جرائم کے ارتکاب سے پرہیز کرے۔

(۵) عبرت ناک سزائیں

اسلامی نظام عدل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جرم ثابت ہونے پر وہ مجرم کے ساتھ کسی رو رعایت کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ موجودہ دور کی طرح اگر مجرم کے ساتھ رو رعایت کی جائے تو نظام تمدن میں خلل پڑ جائے گا اور کسی شریف آدمی کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں رہے گی۔ لہٰذا اسلام کے نظام عقوبات میں سزائیں عبرت ناک رکھی گئی ہیں۔ نظام عقوبات کے فلسفے پر بحث کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور عالم تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں۔

"بعض معاصی کے ارتکاب پر شریعت نے حد مقرر کی ہے یہ وہی معاصی ہیں جن کے ارتکاب سے زمین پر فساد پھیلتا نظام تمدن میں خلل پیدا ہوتا اور مسلمان معاشرے کی طمانیت و سکون قلب رخصت ہو جاتا ہے دوسری بات یہ کہ وہ معاصی کچھ اس قسم کی ہوتی ہے کہ دو چار بار ان کا ارتکاب کرنے سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی لت پڑ جاتی ہے اور اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے اس طرح کی معاصی میں محض آخرت کا خوف دلانا اور نصیحت کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہے کہ ایسی عبرت ناک سزا مقرر کی جائے کہ اس کا مرتکب معاشرے میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے اور ساری زندگی سوسائٹی کے دیگر افراد کیلئے سامان عبرت بنا رہے اور اس کے انجام کو دیکھ کر بہت کم لوگ اس قسم کے جرم کے ارتکاب کی جرأت کریں[۱]"

اصل میں اسلام نے جو نظام اصلاح قائم کیا ہے اس کی ابتداء ہی فرد کی اصلاح سے ہوتی ہے کیونکہ جب تک کسی معاشرے کے افراد صالح نہ ہوں ان کا مجموعہ یعنی معاشرہ صالح نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا از روئے اسلام جو فرد اس قدر فاسد ہو چکا ہے کہ آزادانہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو توڑ رہا ہے وہ ایک فرد سارے معاشرے کو تباہ کر سکتا ہے اور اس کی مثال اس دانت کی سی ہے جس میں پائیوریا کے جراثیم داخل ہو چکے ہیں لہٰذا جو شخص بھی دانتوں کے امراض کا ماہر ہوگا وہ فوراً اس جراثیم زدہ دانت کو دانتوں کے اجتماع سے الگ کر دینے کا حکم دے گا۔

حدود کے نفاذ میں شریعت نے جو دوسری مصلحت مدنظر رکھی ہے وہ ہے اس کا عبرت ناک ہونا۔ اسی لیے قرآن کریم میں جس مقام پر حد زنا کا ذکر ہے وہاں یہ بھی حکم ہے کہ

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (النور: ۲)

---

[۱] شاہ ولی اللہؒ: حجۃ اللہ البالغہ ۲: ۱۸۵، طبع سلفیہ لاہور ۱۹۷۵ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور چاہیے کہ ان کی سزا کا مسلمانوں کی جماعت مشاہدہ بھی کرے۔

یہی مصلحت چوری کی حد میں "ہاتھ کاٹنے" کی بھی ہے کیونکہ ایک دست بریدہ شخص جب ہر وقت مسلم معاشرے میں پھرتا رہے گا تو اس کے حشر کو دیکھ کر لاکھوں انسان چوری کرنے کے خیال سے باز رہیں گے۔

(۶) اسلام میں قضا کا تصور

دیگر نظامہائے عدل کی طرح اسلامی نظام عدل میں عہدہ قضا پھولوں کا ہار نہیں بلکہ کانٹوں کا ایسا تاج ہے جسے طلب کرنا بھی جائز نہیں۔ صحیح بخاری شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ [1]

ترجمہ: ہم اس شخص کو حاکم نہیں بناتے جو اس عہدے کو طلب کرے یا اس کا لالچ کرے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من ولي القضاء او جعل قاضيا بين الناس فقد ذُبح بغير سكين [2]

ترجمہ: جو قاضی بنایا گیا کہ لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرے وہ بغیر چھری کے

---

[1] البخاری: ۲: ۱۰۵۸ طبع دہلی۔

[2] الترمذی: ۱: ۲۱۰ طبع نور محمد کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذبح کر دیا گیا۔

اسی لیے اسلامی نظام عدل میں ہر کس و ناکس کو قاضی نہیں بنایا جا سکتا کہ وہ کوئی امتحان پاس کر لے اور اس کا تقرر عمل میں آجائے بلکہ ضروری ہے کہ جسے عہدہ قضا سپرد کیا جائے وہ متقی اور بے نفس ہو اسے ہر قسم کے خارجی اثرات سے بے پرواہ ہو کر صحیح فیصلے پر پہنچنے کی خواہش ہو۔ ایسے قاضی کے بارے میں صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَہَدَ فَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَہَدَ فَاَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ۔

ترجمہ: حاکم جب فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور اپنے اجتہاد میں صحیح نتیجے پر پہنچے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اگر اس نے اجتہاد کیا اور اس سے خطا ہو گئی جب بھی اسے اجر ملے گا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اسلامی نظام عدل میں قضا ایک عبادت ہے بشرطیکہ مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت قاضی کی نیت درست ہو اور وہ حق و انصاف کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑے۔

(۷) شہادت کا معیار

دیگر نظامہائے عدل میں ہر للو پنجو شہادت دینے کا مجاز ہے خواہ اس کا ذاتی کردار کتنا ہی گھناؤنا کیوں نہ ہو صرف ضروری ہے کہ وہ اپنے ہوش و حواس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اور خود اپنی بات کو جو وہ ادائے شہادت کے وقت منہ سے نکال رہا ہے سمجھتا ہو۔

لیکن اسلامی نظام عدل میں شہادت کا کڑا معیار مقرر کیا گیا ہے اور اولین شرط یہ ہے کہ:

وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ۔ (الطلاق: ۲)

ترجمہ: اور اپنے میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ ٹھہرالو اور گواہی ٹھیک اللہ کے واسطے دو۔

قرآن کریم کا یہ جملہ اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اسلامی نظام عدل میں ادائے شہادت درحقیقت ادائے امانت ہے۔ اسی لیے عادل کی شرط عائد کی گئی ہے" جس کی فقہائے اسلام نے یہ تعریف کی ہے کہ وہ کبائر سے مجتنب ہو، صغائر پر اصرار نہ کرے اور اس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب ہوں"

اس کے علاوہ اسلامی نظام عدل میں "تزکیۃ الشہود" کا نظام رکھا گیا ہے جو شاید دنیا کے کسی نظام میں نہیں ہے اور ان سب پر مستزاد یہ کہ شریعت میں جھوٹی شہادت پر سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکبر الکبائر کہا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے۔

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ [1]

---

[1] صحیح مسلم ۱: ۶۴ طبع مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتلاؤں ؟ وہ ہے جھوٹ بولنا یا جھوٹی شہادت دینا۔

(۸) مفت اور فوری حصولِ انصاف

ایک اسلامی حکومت کی دیگر ذمے داریوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذمے داری ہے کہ رعایا کو مفت اور فوراً انصاف مہیا کیا جائے۔ تاکہ غریب سے غریب آدمی اپنا حق وصول کر سکے اور کسی شخص کی غربت حصول انصاف میں مزاحم نہ ہو اور چونکہ اسلامی نظام عدل سیدھا سادہ ہے اس لیے مقدمات کے فیصلے بھی جلد از جلد ہو جاتے ہیں اور اس بات کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ مغربی نظامِ عدل کی طرح انصاف میں اتنی تاخیر نہ ہو جائے کہ ظلم بن جائے۔ آج ہمارے ملک میں جو نظام عدل رائج ہے اس نے ہمارے غریب عوام کو جن مشکلات سے دوچار کر رکھا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ وکلاء کی بھاری فیسیں، سٹامپ کے اخراجات ایک معمولی سے مقدمے میں بے ضرورت پچاسوں تاریخیں آمد و رفت کے اخراجات عدالتوں کے لا یعنی چکر۔ ان چیزوں کی وجہ سے اس وقت غریبوں کو انصاف میسر آنا اگر محال نہیں تو دشوار تر ضرور ہے۔

مذکورہ بالا خصوصیات کے باعث اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اسلام کا عطا کردہ نظامِ عدل اس وقت بھی دنیا کے تمام نظامہائے عدل سے فائق، آسان تر، مہذب، حیاتِ اجتماعی کے لیے انفع اور قابل عمل ہے۔ صرف ضرورت اللہ پر بھروسہ کر کے قدم بڑھا دینے کی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس راہ میں مشکلات بھی ہیں اور موانع بھی سو سالہ دور غلامی نے ہم سے احساس زیاں تک چھین لیا ہے، ہم اپنے گریبانوں میں چھپے ہوئے آفتاب کو چھوڑ کر دوسروں کے چراغوں کی طرف دوڑنے میں مصروف ہیں اور اگر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ کسی حد تک ہم احساس کمتری کے شکار ہیں۔ یہ سب کچھ تسلیم لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ۔
جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش کریں گے ہم ضرور بالضرور انہیں اپنی راہیں دکھلائیں گے۔ مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ ؎

در رہ منزل لیلیٰ کہ خطرہاست بجاں

شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

ہمیں اللہ کے وعدے پر بھروسہ کر کے اسلام کو من کل الوجوہ اس ملک میں نافذ کر دینا چاہیے۔ جب ریلوے کا محکمہ ہم سے ٹکٹ دیتے وقت عملاً یہ وعدہ کرتا ہے کہ ہم تمہیں کراچی بذریعہ ریل پہنچاویں گے تو ہم اس کے وعدے پر اعتماد کر کے اسے ٹکٹ کی قیمت بھی ادا کر دیتے ہیں اور اس کی تیار کی ہوئی ٹرین میں بیٹھ بھی جاتے ہیں اور ہمیں ایک لمحہ کے لیے بھی یہ شبہ نہیں ہوتا کہ پتہ نہیں یہ ٹرین ہمیں کراچی پہنچائے گی کہ نہیں۔

تو کیا اللہ کا وعدہ (العیاذ باللہ) پاکستان کے محکمہ ریلوے کے وعدے سے بھی زیادہ مشتبہ ہے کہ ہم حیص بیص میں پڑے ہوئے ہیں اور تذبذب کے شکار ہیں اور کبھی کہنے لگتے ہیں کہ اسلام کا نظام عدل فرسودہ ہے آج کے ماڈرن دور میں نہیں چل سکتا کبھی مغربی نظام عدل میں ان پہلوؤں کی تلاش کرنے لگتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو اسلام سے متصادم نہیں تاکہ جیسے بھی ہو انگریز بہادر کا نظام ہمارے ملک کے غریب عوام پر مسلط رہ کر ان کا خون چوستا رہے ان کے اسلاف کی بخشی ہوئی اقدار حیات کو مسخ کرتا رہے اور ان سے کولہو کے بیل کی طرح عدالتوں کے چکر پر چکر لگواتا رہے۔

اللہ کے فضل و کرم سے چونتیس سال کے بعد اب ملک میں اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ پاکستانی عوام کو منزل مل گئی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ملت پاکستانیہ جو چونتیس طویل اور صبر آزما سالوں سے بھٹک رہی تھی اس کے سفر کی سمت متعین نہ تھی اب اس کی سمت سفر متعین ہو چکی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کا قیام۔ نظام زکوٰۃ کا نفاذ۔ بلاسود بینکاری کا آغاز۔ قومی لباس و قومی زبان پر زور۔ نظریہ پاکستان کی ترویج و اشاعت یہ چیزیں ایک صبح نو کی خبر دیتی ہیں لیکن کسی ملک میں کسی نظام کا نفاذ محض کسی حکومت کی ذمے داری نہیں ہوتی۔ یہ کام ہم سب کو مل کر کرنا ہے۔ علماء۔ وکلاء۔ جج حضرات۔ طلباء۔ اساتذہ۔ تجار صنعت کار۔ سرمایہ کار۔ مزدور۔ زمیندار۔ اطباء۔ پولیس۔ فوج۔ عمال حکومت اور ملک کے سارے عوام کا یہ فرض ہے کہ اس ملک میں جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اسلام کا نظام اپنی پوری جامعیت و مانعیت کے ساتھ نافذ کریں جب تک سارے عوام کا تعاون نہ ہو یہ منزل سر نہ ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نظامِ عدل کے نفاذ میں مشکلات اور ان کا حل

(۱) بے یقینی سے یقین تک

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے اسلامی نظام عدل کے نفاذ میں سب سے بڑی دشواری یقین کی کمی اور احساس کمتری ہے اور یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے جو قوم ڈیڑھ سو برس تک انگریزوں کی غلام رہ چکی ہو اس کی طبیعت میں اس قسم کے عناصر کا پیدا ہو جانا فطری ہے اور یہ اسی کا اثر ہے کہ ہم مغربی نظام عدل کو ملک میں باقی رکھنا چاہتے ہیں اور ہماری تمام تر کوششیں اس کے لیے جاری ہیں کہ رائج الوقت مغربی نظام عدل سے ان شقوں کو وضع کر دیا جائے جو شریعت سے متصادم ہیں۔ یہ نظریہ سرے سے غلط ہے کیونکہ اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بہرصورت و بہرحال ہم مغربی نظام عدل کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم اسلامی نظام عدل کو ملک میں یکسر نافذ کرنے کے لیے اقدامات تجویز کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ مغربی نظام عدل کی جو اچھی اور مفید چیزیں ہیں اور اپنی نہاد میں اسلامی شریعت سے متصادم نہیں ہیں انہیں داخل کر لیتے اس کی ہزاروں مثالیں اسلامی تاریخ میں موجود ہیں۔ مثلاً خندق کھود کر دشمن سے مقابلہ کرنا۔ مجوسیوں کے طرز حساب کو اپنانا فلسفۂ یونان کو اسلامی عقائد کے اثبات کے لئے استعمال کرنا وغیرہ وغیرہ۔

لہٰذا اوّلین ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کی حقانیت پر پختہ یقین قائم کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر وَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ کا طرزِ عمل اختیار کریں کیونکہ ؎

گماں آباد ہستی میں یقیں مردِ مسلمان کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی

معاشرے کو تیار کرنا

کہا جاتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارا موجودہ معاشرہ اسلامی نظامِ عدل کو کماحقہٗ قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ ایک اسلامی معاشرے کے لیے تقویٰ کا جو معیار ہونا چاہیے وہ ہمارے معاشرے میں موجود نہیں ہے۔

ہمیں اس سوال پر (دو زاویوں سے) غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(الف) کیا نفاذِ شریعت کو اس وقت تک معرضِ التواء میں رکھا جائے جب تک کہ معاشرہ اس کے لیے تیار نہ ہو جائے؟ یہ طرزِ فکر غلط اور منہاجِ نبوت کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ اصلاحِ معاشرہ کے دیگر عوامل کے علاوہ قوی ترین عامل خود نفاذِ شریعت ہے۔ آپ روشنی لائیے ظلمت خود بخود دور ہو جائے گی شریعت نور ہے اور معاشرے کے مفاسد ظلمت نور کے آجانے کے بعد انشاء اللہ العزیز ظلمت خود بخود کافور ہو جائے گی

دوسری بات یہ کہ یہ کہنا کہ پہلے معاشرہ صحت مند ہو جائے تب شریعت نافذ کی جائے گی بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی مریض کو کسی طبیب کے پاس لے جایا جائے اور طبیب کہے کہ اس وقت یہ بیمار ہے جب صحت مند ہو جائے تب میرے پاس لے کر آنا حالانکہ شریعت ایک بیمار معاشرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خود طبیب ہے۔ اسے اپنی تمام تر برکات کے ساتھ آنے دیجیے وہ خود اس معاشرے کو صحت بخش دے گی۔ اللہ کے فضل وکرم سے ہمارے پاس تو ہر مرض کے لیے سامان شفا بغیر کسی تحریف وتبدّل کے موجود ہے جو انسان کے ظاہری وباطنی تمام امراض کے لیے ابدی دارو ئے شفا ہے ارشاد باری ہے۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ۔ (السجدہ: ۴۴)

ترجمہ: آپ اے میرے نبی کہہ دیجیے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔

ایک مقام پر ارشاد ہوا۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (بنی اسرائیل: ۸۱)

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل تو مٹنے والا تھا اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں۔

ب۔ دوسری بات یہ کہ اگر اسلامی نظام عدل کو نافذ کرنا ہو تو اس کی شکل کیا ہو گی۔ اور معاشرے کو کس طرح تیار کیا جائے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اسلامی نظام عدل کو نافذ کر دیا جائے اور اسی کے ساتھ ساتھ معاشرے کو اسلامی نظام عدل کو قبول کرنے کے لیے تیار کیا جائے۔ اس کے طریق پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اپنے حالات کا بالاختصار جائزہ لے لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سالوں پہلے ہمارے معاشرے کی حالت بالکل سعدی کی اس حکایت کی طرح تھی جس میں سعدی نے اس شاعر کا واقعہ بیان کیا ہے جو ایک سرد رات میں پوستین پہن کر ڈاکوؤں کے قلعے میں گیا تھا۔ اس نے حسب عادت ڈاکوؤں کے سردار کی شان میں قصیدہ مدحیہ پڑھا اور سردار نے انعام دینے کے بجائے شاعر کے کپڑے اتروا کر ننگ دھڑنگ قلعہ سے باہر نکلوا دیا رات کا وقت تھا کتوں نے جب شاعر بیچارے کو اس حال میں دیکھا تو بھونکنے لگے اور کاٹنے دوڑے شاعر بیچارہ جھکا کہ پتھر اٹھا کر کتوں کو مارے تو پتھر برف کے ساتھ جمے ہوئے تھے اس وقت شاعر نے کہا ؎

این چہ.... کہ سنگ را بستہ و سگ را کشادہ

کہ یہ کیسا کمینہ ہے کہ پتھر تو باندھ دیئے ہیں اور کتوں کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔

اب سے چند سالوں پہلے ہمارے معاشرے کا یہی حال تھا کہ اکابر اصاغر اور اصاغر اکابر بن گئے تھے۔ لاکھوں کے مجمع میں فخریہ اپنی شراب نوشی کا تذکرہ ہوتا تھا اور مجمع اس پر تالیوں کے ذریعہ داد دیتا بالکل وہی صورت تھی جسے بلقیس کی زبانی قرآن نے نقل کیا ہے کہ؛

إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۔ (النحل: ۳۴)

ترجمہ؛ مطلق العنان بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد پھیلا دیتے ہیں اور اس بستی کے شرفاء کو ذلیل بنا دیتے ہیں۔

بحمداللہ موجودہ حکومت جب سے آئی ہے یہ صورت حال نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاہم فی الحال ہماری مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے سامنے ایک ایسی بالٹی دھرے بیٹھا ہے جس میں پانچ سو چھید ہیں اس بالٹی میں وہ شخص آبِ خیر مسلسل ڈالے جا رہا ہے لیکن ان چھیدوں کی وجہ سے پانی بالٹی میں ٹھہرتا نہیں لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ خیر کا پانی معاشرے کی بالٹی میں ٹھہرے تو ہمیں سب سے پہلے ان سوراخوں کو بند کرنا ہوگا جن کے راستے تمام اچھی تعلیمات باہر نکل جاتی ہیں۔

تبلیغ

قرآن کریم نے اس کیلئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نسخہ تجویز کیا ہے۔ ارشاد ہے:

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔ (لقمان: ۱۷)

ترجمہ: اور نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اور جو مصیبت پڑے اس پر صبر کرو۔ بیشک یہ عظیم کاموں میں سے ہے۔

ایک مقام پر ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ۔ (الحج: ۴۱)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں بااختیار کر دیں تو یہ لوگ نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں نیک کاموں کا حکم کریں برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ[1]

ترجمہ: تم میں سے جو شخص بُرائی کو دیکھے اسے چاہیئے کہ اپنی قوت بازو سے اسے روک دے لیکن اگر اسے اس بات کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اسے روکے اور اگر اس کی اس میں طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اس بُرائی کو بُرا جانے لیکن یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

ان آیات وحدیث کی روشنی میں ضروری ہے کہ نفاذ عدل اسلامی کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا نظام باضابطہ طور پر قائم کیا جائے۔

لہٰذا ضروری ہے حکومت دانشور طبقہ، ادباء، شعراء، صحافی، اساتذہ، علماء، اور عوام سب مل کر معروف کی تبلیغ کریں اور منکرات کو اپنی استطاعت کے بموجب روکیں۔ انشاءاللہ العزیز اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو معاشرہ اصلاح پذیر ہو جائے گا۔

اسلام میں اس طریق کو "طریق تبلیغ" کہتے ہیں۔

ترغیب

تبلیغ کے بعد جو چیز معاشرے کو بدلنے میں ممد ومعاون ثابت

---

[1] مسلم شریف ۱: ۵۰: مطبع مصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے وہ ترغیب ہے۔ اسی بناء پر ابتدائے اسلام میں مستحقین زکوٰۃ کی فہرست میں والمؤلفة قلوبهم۔ (نو مسلم لوگ) کو رکھا گیا تھا تاکہ کفار اسلام قبول کرنے کے مادی فوائد بھی دیکھیں اور محسوس کریں لہٰذا اگر کسی نظام کو عوام میں مقبول بنانا مقصود ہو تو تبلیغ کے ساتھ ساتھ ترغیبات بھی رکھنی چاہئیں۔ انگریزوں نے بھی ہندوستان میں اپنی معاشرت، اپنے طرز فکر اور اپنے نظامِ تعلیم کو مقبول بنانے کے لئے ترغیب ہی کا حربہ استعمال کیا تھا۔ اور ان لوگوں کو بڑے بڑے مناصب سے نوازا جنہوں نے ان کے نظریات وافکار کو اپنایا تھا۔ اب اگر کوئی چاہتا ہے کہ اسلامی نظام عوام میں مقبول ہو اور لوگ اسلامی نظام عدل کے مطابق زندگی گذاریں تو ضروری ہے کہ دینی علوم، دینی علوم کے حاملین اور اہلِ اصلاح و تقویٰ کو معاشرے میں پُر وقار حیثیت دی جائے تاکہ لوگوں کو اس کی طرف رغبت ہو۔ سرکاری مناصب پر کسی کو مقرر کرتے وقت ضروری علمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا جائے کہ امیدوار دینی علوم سے حسب ضرورت واقفیت رکھتا ہے یا نہیں نیز وہ اسلام کو موجودہ دور میں ایک مکمل نظامِ حیات تصور کرتا ہے یا نہیں؟ اس رویے سے انشاء اللہ العزیز خود بخود لوگوں کا رجحان دینی ماحول و معاشرت کی طرف ہو جائے گا۔

ترہیب

تبلیغ و ترغیب کے بعد تیسرا مرحلہ "ترہیب" کا آتا ہے یعنی اگر کوئی شخص ایسا دون فطرت اور کمینہ خصلت ہے کہ ابتدائی دونوں عوامل اس کی طبیعت کو بدلنے میں کامیاب نہ ہوں تو پھر اسلامی حدود و عقوبات کو اس پر جاری کر دیا جائے اور بروئے قرآن وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (النور: ۲) ترجمہ: تم کو ان دونوں پر اللہ کی حد جاری کرنے میں کسی قسم کا ترس اور رحم نہ آئے اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

حدود کے نفاذ کو دو سال ہونے کو آئے۔ خیال تھا کہ معاشرہ صالح ہو جائے گا اور جرائم کا انسداد ہو جائیگا لیکن افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ جرائم کی شرح میں قابل ذکر کمی نہیں آئی اس کی یوں تو اور بہت ساری وجوہات ہیں لیکن ان میں یہ وجہ بھی اہم ہے کہ آج تک ملک میں ایک شخص پر بھی صحیح معنوں میں شرعی حد نافذ نہیں ہوئی ان حالات کو دیکھ کر جرائم پیشہ طبقہ حدود کو مذاق سمجھنے لگا ہے۔

لہٰذا ابتدائی دور میں غیر ضروری موشگافیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ حد کا جرم ثابت ہوتے ہی حد نافذ کرنے کا حکم دے دینا چاہیئے۔

تدریج

جب سے پاکستان میں نفاذِ شریعت کے عمل کا آغاز ہوا ہے ملک میں دو خیال کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔

ایک طبقہ تو ان لوگوں کا ہے جو اسلام اور نظام اسلام کو قصۂ ماضی سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ موجودہ سائنسی دور میں اسلامی نظام کو نافذ ہی نہیں کیا جا سکتا اور اگر اس کی کوشش کی گئی تو ہم صدیوں پیچھے چلے جائیں گے۔ اس نظریہ کے حاملین کی فہم کا یہ قصور ان کی مخصوص تعلیم و تربیت مخصوص ماحول اور اسلامی نظام سے عدم واقفیت کی بنا پر ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک کوئی شخص تفصیل سے کسی نظام کا مطالعہ نہیں کرتا وہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن و فہم سے کس طرح واقف ہو سکتا ہے ۔ ایسے حضرات سے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ ؎

کنارے سے کبھی اندازۂ طوفان نہیں ہوتا

اگر شریعت کی برکتوں کو سمجھنا ہے تو اس کے بحرِ بے کراں میں غوطہ لگائیں آپ کو خود اس کی عظمت کا اندازہ ہو جائے گا ۔

دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو اب بھی اسلام کو ایک زندۂ جاوید اور قابلِ عمل نظام کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ اس ملک میں اسلامی شریعت اپنی تمامتر برکات کے ساتھ آئے ۔ اس طبقے کو دین کیساتھ دلی لگاؤ ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی نے اسلامی نظام یا نظامِ مصطفیٰ کا نعرہ لگا کر اسے دعوتِ عمل دی وہ میدان میں اتر آیا اور اپنے خون سے ایسی تاریخ لکھ دی جسے وقت و زمانے کا کوئی انقلاب بھلا سکتا ہے نہ مٹا سکتا ہے اس طبقے کے خلوص پر ذرہ برابر شک نہیں کیا جا سکتا ۔ شریعتِ اسلامیہ کے ساتھ والہانہ محبت ہی کا اثر ہے کہ یہ طبقہ چاہتا ہے کہ چشمِ زدن میں اسلامی نظام انقلابی اقدامات کے ذریعہ نافذ کر دیا جائے یہ بڑی مقدس آرزو اور مبارک خواہش ہے لیکن اس موقع پر یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ یہ طریق کار پُرخطر بھی ہے ۔ کیونکہ ایسے وقت میں جبکہ ٹرین ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار چل رہی ہو اگر فوراً بریک لگا دیا جائے تو یہ بھی ممکن ہے کہ ٹرین کھڑی ہو جائے اور اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں جا سکتا کہ ٹرین ہی الٹ جائے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انقلاب یا ارتقاء

کسی نظام کے نفاذ کے دو ہی طریقے ہیں۔

ایک طریقہ انقلاب (REVOLUTION) کا ہے اور دوسرا ارتقاء (EVOLUTION) کا ہے۔ اوّل الذکر طریقے میں تبدیلی فوری آتی ہے لیکن اس کے اثرات بھی عارضی اور سطحی ہوتے ہیں۔ جبکہ ثانی الذکر طریقے یعنی ارتقائی طریقے میں تبدیلی آہستہ آہستہ آتی ہے لیکن اس کے اثرات پائیدار اور دور رس ہوتے ہیں کیونکہ کسی قوم کے باطن کا بدل جانا کھیل نہیں ہوتا۔

انقلابی طریقے میں خون ریزی ہوتی ہے اور ارتقائی طریقہ پر امن تبدیلی کا طریقہ ہے۔ انقلاب میں عمل کے ساتھ شدید قسم کے ردِ عمل کا بھی امکان ہوتا ہے۔ جبکہ ارتقائی طریقے میں اس کا امکان کم ہے۔

منہاج نبوت "ارتقائی" ہے انقلابی نہیں یہی وجہ ہے کہ یک بیک شراب حرام نہیں کر دی گئی بلکہ شراب کی حرمت چار تدریجی مراحل میں ہوئی اسی طرح سود کی حرمت میں بھی تدریج کا طرز اختیار کیا گیا۔ رسم غلامی کو بھی تدریجاً ہی ختم کیا گیا۔

لہٰذا پاکستان میں بھی اسلامی نظام کو تدریجاً ہی نافذ کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

تدریب (ٹریننگ)

اب جبکہ ملک میں اسلامی حدود کا نفاذ ہو چکا ہے اور امید کی جا رہی ہے کہ انشاءاللہ العزیز جلد اسلامی قانون قصاص اور اسلامی قانون شہادت کا بھی نفاذ ہو جائے گا ضروری ہے کہ سرکاری سطح پر قاضیوں کی تربیت کا انصرام کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کا شکر ہے کہ پاکستان کی متعدد معروف دینی درسگاہوں نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے قاضی کلاسوں کا اجراء کیا ہے اور اسلام آباد میں سرکاری اہتمام میں بھی یہ کام شروع ہوا ہے لیکن ابھی تک اس کام کی انجام دہی میں نظم ہے نہ باہمی ربط۔

لہٰذا ضروری ہے کہ قاضیوں کی تربیت کا وفاقی دارالحکومت اور صوبائی دارالحکومتوں میں حکومت کی نگرانی میں انتظام کیا جائے، اس کے لیے ماہرین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے، ایک نصاب وضع کیا جائے، پھر اس نصاب کے تحت سرکاری اداروں اور معروف دینی درسگاہوں میں تدریس وتربیت کا انتظام کیا جائے۔ امتحانات کا ایک نظام حکومت کی نگرانی میں قائم ہو اور علمی استعداد کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا جائے کہ مستقبل میں قاضی بننے والا علمی اعتبار سے راسخ العقیدہ اور صالح ومتقی مسلمان ہے یا نہیں۔ کیونکہ قضا کے لیے محض علمی استعداد ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ ضروری ہے کہ قاضی متقی، متدین اور بالغ نظر ہو۔

تدوین جدید

قرون اولیٰ میں جب اسلام زیادہ تر عرب کے علاقے تک محدود تھا۔ فقہ اسلامی کی تدوین کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ عرب کا ماحول سیدھا سادہ تھا صحابہ کرامؓ یا تابعینؒ کی کثیر تعداد موجود تھی جو ہر علاقے کے بسنے والوں کی دینی تربیت میں مشغول تھے۔ لیکن جب فتوحات کی کثرت ہوئی اور مصری، ایرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلدانی، ترکی، رومی، اور جنوبی ایشیا کی اقوام دائرہ اسلام میں داخل ہو گئیں تو معاشرہ پہلے کی طرح سیدھا سادہ نہ رہ گیا بلکہ اب نت نئے مسائل نے سر اٹھایا، عقلی موشگافیاں شروع ہو گئیں اور اسلام کا نظام عدل ایرانی و رومی نظام عدل کے بالمقابل آگیا۔ اب ضرورت پیش آئی کہ اس عہد کے پیچیدہ معاشرے کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر باضابطہ طور پر فقہ کی تدوین کی جائے اللہ تعالیٰ ہمارے فقہائے کرام رحمہم اللہ کی قبور کو انوار و برکات سے بھر دے کہ انہوں نے ہمت نہ ہاری اور نہ لکیر کے فقیر بنے بیٹھے رہے بلکہ انہوں نے قرآن و سنت پر غور و فکر کر کے ان سے اصولوں کا استخراج کیا اور ان کی بنیاد پر فقہ کا ایک عظیم الشان سرمایہ جمع کر دیا ایسا سرمایہ کہ اس کی بنیاد پر بنو عباسیہ کی عظیم الشان سلطنتوں کا نظام چلتا تھا اور کبھی بھی فقہ اسلامی کے بارے میں تنگ دامانی کا شکوہ نہیں کیا گیا۔ الحمد اللہ کہ آج وہ سارا علمی سرمایہ اپنی تمامتر جامعیت کے ساتھ محفوظ ہے۔ البتہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ چونکہ چھٹی ساتویں صدی ہجری کے بعد اجتہاد کا سلسلہ رک گیا تھا اس لیے ہماری فقہ میں یک گونہ جمود آگیا۔ زمانہ ترقی کرتا رہا لیکن فقہ اپنی جگہ پر جوں کی توں کھڑی رہی اس لیے ہماری فقہ کا بالخصوص وہ حصہ جس کا تعلق معاملات اور قضا و احکام سے ہے کسی قدر آؤٹ آف ڈیٹ ہو گیا اگرچہ اس عرصے میں فتاویٰ عالمگیری اور مجلۃ الاحکام العدلیہ جیسے بھی کام ہوئے تاہم معاشرہ جس تیزی سے پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے ان علمی کاموں کو بھی کافی نہیں کہا جا سکتا۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اپنے فقہی سرمایہ کا از سر نو جائزہ لیں اور حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضرہ کی روشنی میں اس کی تدوین جدید کریں۔
فقہ کی تدوین جدید کے وقت مندرجہ ذیل امور کو اگر مدِنظر رکھا جائے تو کم سے کم غلطی کا امکان ہے۔

تیسیر:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۔(البقرہ:۱۸۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا [1]

ترجمہ: آسانی پیدا کرنا دشواری نہ پیدا کرنا خوش خبری سنانا نفرت نہ دلانا۔

ایک روایت میں ہے:

الدين يسر واحب الدين عند الله الحنيفية السمحة۔

ترجمہ: (دین آسان ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ دین وہ ہے جو سیدھا اور آسان ہو)

لہٰذا فقہ کی تدوین جدید کے وقت سنت کے مطابق احکام کا آسان ترین پہلو اختیار کرنا چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو تنگی پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

---

[1] البخاری ۱ : ۱۶ طبع دہلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُرف

ہمارے فقہائے سلف نے فقہ کی تدوین کے وقت اپنے دور اور اپنے علاقے کے عرف کو بہت اہمیت دی تھی ظاہر ہے کہ ہمارے دور اور ہمارے علاقے کا عرف دوسرا ہے اس لیے ضروری ہے کہ فقہ کی تدوین جدید کے وقت ہم فقہائے سلف کی طرح اپنے عرف کو اہمیت دیں

علماء کا بورڈ

تدوین جدید کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام ایک علماء بورڈ تشکیل دے جس میں:

(الف) ہر مکتب فکر کے جیّد علمائے دین کو شامل کیا جائے۔

(ب) ہر مکتب فکر سے ایسے علمائے دین کو شامل کیا جائے جو اسلامی قوانین میں کسی علمی حیثیت کے مالک ہوں نیز علم وفضل کے ساتھ ساتھ ورع و تقویٰ اور خلوص و دیانت کے اعتبار سے بھی مشہود لھم بالخیر ہوں۔

(ج) اس بورڈ میں جدید قوانین کے ایسے ماہرین کو بھی شامل کیا جائے جو اپنی دین پسندی میں معروف ہوں اور اس بات کے سچے دل سے خواہاں ہوں کہ جلد از جلد اسلامی نظام ملک میں نافذ ہو۔

(د) ضروری ہے کہ یہ بورڈ ہر قسم کے سیاسی مفادات سے آزاد ہو۔

(ہ) بورڈ کے اراکین کو قیام وسکونت کی ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی جائے اور ان سے کل وقتی کارکن کے طور پر کام لیا جائے۔

بورڈ کے ارکان کو اختیار ہوگا کہ وہ جدید دور کے مسائل پر غور کرتے وقت قیاس، استحسان، استصحاب مصالح مرسلہ کے دائرہ کار کا آج کل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حالات کی روشنی میں تعین کریں اور تدوین جدید کے وقت حسب ضرورت ان سے استفادہ کریں۔

تطہیر

گذشتہ صفحات میں اسلامی نظام عدل کے نفاذ کو آسان اور تیز تر بنانے کے لیے چند اقدامات تجویز کئے گئے ہیں، لیکن یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ کسی بھی نظام کو نافذ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک ایسی ٹیم موجود رہے جو:

۱۔ اس نظام کی صداقت وافادیت پر یقین کامل رکھتی ہو۔

۲۔ جس نے اس نظام کے نفاذ کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے رکھا ہو۔

۳۔ جو اس نظام کے نفاذ اور قیام و دوام کے لیے اپنا سب کچھ تج دینے اور قربان کرنے کے لیے تیار ہو۔ ایسے لوگ جو بہ باطن اسلامی نظام کی صداقت وافادیت پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ یا اسلامی نظام کو ایک فرسودہ نظام تصور کرتے ہوں ان سے یہ امید کرنا کہ وہ اس نظام کو نافذ کردیں گے ایک سراب کی طرف دوڑنے کے مترادف ہے۔

لہذا ضروری ہے کہ جس جماعت پر اسلامی نظام کے نفاذ کی ذمہ داری ڈالی جائے اس کی اچھی طرح تطہیر کرلی جائے۔ ورنہ تنفیذ کا کام شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ (خاکم بدہن)

خلاصۃ الکلام

۱۔ یہ سمجھنا غلط ہے کہ مغرب کے نظام عدل کو ترمیمات کے ذریعہ اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ اسلام کے نظامِ عدل میں تصورِ انسان دوسرا ہے اور مغرب کے نظام میں دوسرا اور تصورِ انسان ہی وہ بنیاد ہے جس پر قوانین کی تدوین عمل میں آتی ہے۔

۲۔ اسلام کا نظامِ عدل اپنے تصورِ انسان، صفت دوام، مساوات، تصورِ آخرت و خوفِ خدا، نظامِ عقوبات، تصورِ قضا، شہادت کے معیار اور سیدھے سادے طریق کار کی بنا پر دنیا کے تمام نظامہائے عدل سے ارفع اور فائق ہے۔

۳۔ یہ سمجھنا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کی ذمے داری صرف حکومت پر عائد ہوتی ہے غلط ہے بلکہ یہ پاکستان کے ہر باشندے کی ذمے داری ہے کہ جن بنیادوں پر اس مملکت کا قیام ہوا تھا انہیں بہر صورت و بہر قیمت مستحکم کیا جائے اور اس کام کی انجام دہی میں ہر شخص حسب حیثیت اپنا فرض ادا کرے۔

۴۔ ہمارا قدیم فقہی سرمایہ قابل فخر ہے تاہم بدلے ہوئے حالات میں فقہ کی تدوینِ جدید ضروری ہے۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قیام پاکستان کے ۳۵ سال بعد ہی سہی ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ موجودہ حکومت باوجود داخلی و خارجی مشکلات و موانع کے اس سلسلے میں پیش رفت کر رہی ہے۔

(الف) حدودِ اسلامی کا نفاذ

(ب) سود سے پاک بنکاری کے نظام کا قیام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) وفاقی شرعی عدالت کا قیام

(د) نظام زکوٰۃ کا نفاذ

(ہ) نظام عشر کا نفاذ

(و) قومی لباس اور قومی زبان کی ترویج کے اقدامات

(ز) نظام قصاص و دیت اور اسلامی قانون شہادت کے نفاذ پر غور

(ح) مساجد و مدارس اسلامیہ کی سرپرستی

(ط) ملک میں پہلی مرتبہ تبلیغ اسلام کی مد میں ایک کروڑ کی رقم کا مخصوص کیا جانا۔

کیا یہ چیزیں ایک صبح نو، ایک حیات تازہ اور ایک نشاۃ ثانیہ کی خبر نہیں دے رہی ہیں۔ ان حالات میں ہم میں سے ہر شخص کو اپنے فرض کا احساس کرنا چاہیے اور جس سے جتنا ہو سکے اسلامی نظام کو قائم کرنے کی کوششوں میں حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔

قرآن میں ہے:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔

(نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو)

وما علینا الا البلاغ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری کی

دیگر مطبوعات

جج، منصف، مجسٹریٹ، وکلاء، علماء، دینی مدارس اور قانون کے طلبہ کیلئے تحفہ

اسلام کا قانونِ شہادت

جلد اول (حصہ فوجداری)

تالیف

مولانا سید محمد متین ہاشمی صاحب

ریسرچ ایڈوائزر

حدود و قصاص اور دیگر فوجداری مقدمات میں اسلام کے قانونِ شہادت کا اجراء کیسے ہوگا اور موجودہ دور میں اس کو کس طرح نافذ کیا جائے گا؟

اعلیٰ جلد، مجلد، پیپر، صفحات ۴۰۲ قیمت ۵۵/۰۰ روپے

نادر مخطوطات کے تفصیلی کوائف محققین کیلئے قیمتی تحفہ

فہرست مخطوطات

دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری

(تالیف و ترتیب)

مولانا سید محمد متین ہاشمی ایم اے

ریسرچ ایڈوائزر

ساجد الرحمٰن صدیقی و حافظ غلام حسین

جلد اول قیمت مجلد ۴۰/۰۰ پیپر بیک ۳۰/۰۰ روپے

فہرست مخطوطات جلد دوم مجلد ۵۰/۰۰ پیپر بیک ۴۰/۰۰ روپے

فہرست مخطوطات جلد سوم مجلد ۶۰/۰۰ پیپر بیک ۵۰/۰۰ روپے

فہرست مخطوطات جلد چہارم (زیر طبع)

اردو زبان میں اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب

اسلامی حدود اور ان کا فلسفہ

مع

اسلام کا نظام احتساب

تالیف

مولانا سید محمد متین ہاشمی ریسرچ ایڈوائزر

قیمت چھ روپے

اسلامی نظام عدل کا نفاذ

مشکلات

اور

ان کا حل

تالیف

مولانا سید محمد متین ہاشمی صاحب ریسرچ ایڈوائزر

ملنے کا پتہ: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نسبت روڈ لاہور — ٹیلیفون ۳۱۰۳۶۹